مولانا ابوالاسرار رمزی

میٹھے انگارے

صحنِ مسجد میں بپا تھا روزہ داروں کا ہجوم
سب کو حصے بٹ رہے تھے بالخصوص و بالعموم
اتنے میں آیا کہیں سے مال سے لبریز تھال
جس میں تھے آراستہ خرمے، امرتی،شیر مال
لالچی دوڑے جھپٹ کر گرد اس کے آگئے
تازہ تازہ گرم نعمت بے تحاشا کھا گئے
پوچھ لیتے کس نے بھیجا ہے؟ کہاں یہ ہوش تھا
مفت خوروں کو فقط اک فکرِ خور و نوش تھا
بعد کھانے کے کھلا ان پر یہ کھانا تھا حرام
اک طوائف نے اسے بھیجا تھا با صد اہتمام
آہ بھر کر بعض غیرت مند پچھتانے لگے
بعض ملا پر خفا ہو کر یہ فرمانے لگے
تم نے تاریکی میں رکھا کچھ بتایا بھی نہیں
ہنس کے بولا تھال یہ مجھ تک تو آیا بھی نہیں
مشتبہ لقموں سے دل کی روشنی ضائع نہ کر
بطن پاکیزہ میں اپنے میٹھے انگارے نہ بھر